Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۲ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱

جمعرات ۱۹ صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۲۹ اخاء ۱۳۳۲ھ ش ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۷۶

اقلیتوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کی پوری آزادی ہوگی (نشتر)

مجلس دستور ساز کی کارروائی

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ آج مجلس دستور ساز نے بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور کرتے ہوئے مملکت کی پالیسی کے ہدایتی اصولوں میں بعض الفاظ کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان الفاظ کے ذریعے اقلیتوں کو اس امر کی ضمانت دی جائیگی۔ کہ ملک کے دستوری قوانین کو اقلیتوں کے شخصی قوانین پر اثر انداز نہ ہونے دیا جائیگا۔ یہ اضافہ جناب اے کے بروہی کی پیش کردہ ایک ترمیم کے ذریعہ کیا گیا۔

ایوان نے مسٹر دت کی اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ کہ رپورٹ میں سے قرآن و سنت کے مطابق دستور وضع کرنے کی شرط اڑا دی جائے۔ ایک اور ترمیم منظور کر لی گئی۔ جس کے مطابق پندرہ سال کے اندر ابتدائی مفت تعلیم کا ملک بھر میں انتظام کیا جائے گا۔ سردار عبد الرب نشتر نے کانگرسی ممبروں کو یقین دلایا کہ اقلیتوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اسکی تبلیغ و اشاعت کی پوری اجازت ہوگی۔ اور ان کے بنیادی حقوق

خان عبد القیوم خان سرحد مسلم لیگ کی صدارت سے مستعفی ہوگئے

سردار عبد الرشید وزیر اعلیٰ سرحد کو صوبائی لیگ کا نیا صدر منتخب کیا جائے گا

پشاور ۲۸ اکتوبر۔ کل خان عبد القیوم خان صوبہ سرحد کی مسلم لیگ کی صدارت سے مستعفی ہو گئے۔ آپ نے صوبائی لیگ کے کونسلروں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ سرحد کے موجودہ وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید کو صوبائی لیگ کا صدر منتخب کر لیں۔۔۔ خان قیوم نے کل رات صوبائی لیگ کے جنرل سیکرٹری کے نام ایک مکتوب ارسال کیا جس میں آپ نے لکھا۔ میرا شروع ہی سے یہ ارادہ تھا کہ جونہی سردار عبد الرشید صوبائی معاملات کو سنبھالنے کے قابل ہو جائیں۔ میں مستعفی ہو جاؤنگا

آپ نے صوبائی کونسلروں کو مشورہ دیا کہ وہ سردار عبد الرشید کو صوبائی لیگ کا صدر منتخب کریں کیونکہ ملک جس عبوری دور میں سے گزر رہا ہے اس میں بہتر یہی ہے کہ صوبہ کا وزیر اعلیٰ ہی صوبہ لیگ کی صدارت کے فرائض سرانجام دے۔

خان قیوم نے پشاور سے کراچی آتے ہوئے لاہور میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ صوبہ لیگ کے کونسلروں میں صدارت کے سلسلے میں کوئی کشمکش نہیں ہے۔ وہ سردار عبد الرشید کو ہی اپنا لیڈر منتخب کرینگے۔

اگر سلامتی کونسل نے پن بجلی کے یہودی منصوبے کا کام فوراً بند نہ کرایا تو سابقہ حالات کو از سر نو بحال کرنا مشکل ہو جائیگا (ظفر اللہ خاں)

نیویارک ۲۸ اکتوبر۔ پاکستان نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ فلسطین کے صلح کمیشن کے افسر اعلیٰ جنرل بینیکے نے یہودیوں کو دریائے اردن کا رخ پھیرنے کا کام بند کرنے کا جو حکم دیا ہے۔ وہ اس کی توثیق کر دے۔ یہ مطالبہ کل سلامتی کونسل میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اسرائیل کے خلاف حکومت شام کی شکایت پر بحث کے دوران کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ہم یہاں لمبی چوڑی بحثوں میں مصروف رہے۔ اور اسرائیلی منصوبے کا کام فوری طور پر بند نہ ہوا۔ تو پھر سابقہ حالات کو از سر نو بحال کرنا مشکل ہو جائے گا۔ برخلاف اس کے اگر کام فوری طور پر بند کر دیا جائے۔ تو اس سے متنازعہ سکیم کو کوئی نقصان نہ پہونچے گا۔ صدر کے توجہ دلانے پر کہ وہ اپنی تجویز کو باقاعدہ رسمی طور پر تحریری شکل میں پیش کریں۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا کہ اگر کونسل یہی چاہتی ہے۔ کہ یہ تجویز باقاعدہ قرارداد کی شکل میں آئے۔ تو میں اسے قرارداد کی صورت میں پیش کرنے کے لئے تیار ہوں اس کے بعد سکورٹی ڈیرلیمپی پاکستان کی طرف سے اس مطالبے سے متعلق ایک قرارداد ممبران کے سامنے لائی گئی۔ اس تجویز پر فیصلہ شام کے اجلاس تک ملتوی کر دیا گیا۔ تاکہ فیصلہ دینے سے قبل کونسل اس بارے میں صلح کمیشن کے افسر اعلیٰ جنرل بینیکے کی رپورٹ سن لے۔ کونسل کے اجلاس میں آج شام کے نمائندے ڈاکٹر فرید زین الدین اور اسرائیل کے نمائندے ابو ابان نے بھی شرکت کی۔

یاد رہے صلح کمیشن کے افسر اعلیٰ میجر جنرل وان بینیکے نے ۲۳ ستمبر کو حکومت اسرائیل کو یہ حکم دیا تھا۔ کہ وہ دریائے اردن کا رخ پھیرنے کی سکیم پر عملدرآمد فوراً بند کر دیں۔ لیکن اسرائیل نے اس حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر شام نے اس معاملے کو سلامتی کونسل میں پیش کرنے کی اجازت چاہی جو منظور کر لی گئی۔ اس کا کہنا ہے کہ غیر فوجی علاقے میں پن بجلی کی جس سکیم کو یہودی عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ وہ معاہدہ صلح کی سراسر خلاف ورزی پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں پانی کا رخ پھر جانے سے شام میں آبپاشی کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اور جہاں اس طرف اناج کی پیداوار پر برا اثر پڑے گا۔ وہاں اسرائیل اس منصوبے کے نتیجے میں بجلی پیدا کر کے فوجی فوائد حاصل کریگا

صدر آئزن ہاور سے عبد الخالق حسونہ کی ملاقات

اقتصادی امداد روک لینے کے متعلق امریکی اقدام کی حمایت

واشنگٹن ۲۸ اکتوبر۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الخالق حسونہ نے کل یہاں صدر آئزن ہاور سے ملاقات کرنے کے بعد اخبار نویسوں کے متعدد سوالوں کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ امریکہ اسرائیل کی امداد بند کرنے میں حق بجانب ہے۔ اور اس بات کی بھی وجوہات موجود ہے۔ کہ یہ بندش بدستور جاری رہے۔ عبد الخالق حسونہ آجکل امریکہ میں ہیں۔ اور جنرل اسمبلی میں بطور مبصر کے شرکت کر رہے ہیں۔ امریکہ نے پچھلے ہفتہ اسرائیل کی اقتصادی امداد اس بنا پر بند کر دی تھی۔ کہ اس نے شام کی سرحد کے قریب پن بجلی کی سکیم کو ترک کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ کل سات یہودی لیڈروں نے سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ڈلس سے ملاقات کی۔ اور ان پر زور دیا کہ وہ امداد روک لینے کی پالیسی پر نظر ثانی کریں۔ ان کے ہمراہ ڈیموکریٹک پارٹی کے سینٹر ہربرٹ لیہمن اور ریپبلکن پارٹی جیکب جیوٹس بھی تھے۔ خود جیوٹس نے یہودیوں کی طرف سے ترجمان کے فرائض سرانجام دیئے۔ انہوں نے مسٹر ڈلس سے کہا کہ اگر اسرائیل کو ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی اجازت نہ دی گئی۔ تو اس سے مشرق وسطیٰ کا امن خطرے میں پڑ جائے گا۔ اور عرب ممالک کی جارحانہ سرگرمیاں بڑھ جائیں گی۔

بڑی طاقتیں چھوٹے ملکوں پر دباؤ ڈال رہی ہیں

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر۔ ٹیونس کے ایک قومی لیڈر مسٹر طیب سلیم نے یہاں بڑی طاقتوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ تونس کے متعلق عرب ایشیائی گروپ کی قرارداد کے خلاف (جسے سیاسی کمیٹی منظور کر چکی ہے) ووٹ حاصل کرنے کے لئے چھوٹے ملکوں پر دباؤ ڈال رہی ہیں۔

امریکہ اقتصادی امداد پر سے پابندی ہٹانے کے لئے تیار نہیں ہے

واشنگٹن ۲۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے اس دباؤ کے باوجود کہ اسرائیل کی اقتصادی امداد روکنے کی پالیسی پر نظر ثانی کی جائے۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس امداد پر سے پابندی ہٹانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس بارے میں انہیں صدر آئزن ہاور کی پوری تائید حاصل ہے۔ امریکہ کے یہودی سینکڑوں کی تعداد میں محکمہ خارجہ کے نام اس مضمون کے خطوط ارسال کر چکے ہیں۔ کہ امداد روکنے کی پالیسی پر نظر ثانی کی جائے۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر ڈلس نے اس قسم کی تمام اپیلوں کو ٹھکرا دیا ہے۔

امپیریل ڈیفنس کالج کے نئے کمانڈنٹ

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ امپیریل ڈیفنس کالج کے نامزد کمانڈنٹ مارشل سر آرتھر سنڈرس آئندہ سال اپنے نئے عہدے کا چارج لینے سے قبل دولت مشترکہ کے ممالک کا دورہ کریں گے یہ دورہ چھ ہفتے میں مکمل ہو جائے گا۔

روس کا ثقافتی وفد انگلستان آ رہا ہے

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ ایک برطانوی سوسائٹی نے جس کے قیام کا مقصد برطانیہ اور روس کے درمیان دوستی اور مفاہمت کا جذبہ بڑھانا ہے۔ اعلان کیا ہے کہ روس کا ایک ثقافتی وفد اگلے ماہ انگلستان آ رہا ہے۔ یہ وفد ۲۷ افراد پر مشتمل ہوگا۔ وفد غالباً ۵ نومبر کو لنڈن پہونچے گا۔ اور انگلستان میں ایک ماہ قیام کرے گا۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۹ اخاء ۱۳۳۲ھ ش

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک شعر اور طلوع اسلام

ماہنامہ "طلوع اسلام" کراچی کے فاضل مدیر نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے "ایک عزیز کے نام خط" پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک شعر پر بھی جو چوہدری صاحب نے اپنے خط میں درج کیا ہے ناک بھوں چڑھائی ہے۔ اور نہایت حقارت آمیز لہجہ میں فرمایا ہے۔

"یہی وجہ ہے کہ آپ کو "مرزائی" لٹریچر میں حسن ذوق اور لطافت خیال کا شائبہ تک نظر نہیں آئے گا۔ حتیٰ کہ شعر کے انتخاب میں بھی ان کا معیار مرزا صاحب کے ذوق اور معیار سے بلند نہیں ہوگا۔ چنانچہ خود چوہدری صاحب بھی اپنے خط میں اگر کہیں کوئی شعر نقل کرتے ہیں تو اس قسم کا کہ

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

یہ شعر جیسا کہ خود شعر پکار رہا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ہے"

جو شخص اپنے آپ کو دینیات کا علامہ اور قرآن کریم کا فقیہہ دوراں سمجھتا ہو۔ اس کی زبان سے اس شعر کا ایسا حقارت آمیز ذکر بقول غالب وہی بات ہے کہ

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھئے
ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہئے

کیا فاضل مدیر چوہدری صاحب سے یہ توقع رکھتے تھے۔ کہ ایک دینی مکتوب میں جس میں وہ اپنے عزیز کو اسلام کی ابتدائیات سے روشناس کرا رہے ہیں۔ وہ کوئی ایسا شعر نقل کرتے جس میں شاعر نے دماغی عیاشی کا پورا سامان تزئین استعمال کیا ہو۔ مگر دین کے عملی تاثرات سے بالکل کورا ہوتا؟

پھر فاضل تبصرہ نگار کا فرض تھا کہ وہ ادبی نقطۂ نظر سے ہی سہی اس شعر میں جو خامیاں ان کو نظر آئی ہیں۔ ان کو واضح فرماتے۔ آخر اس میں کیا نقص ہے؟ زبان غلط استعمال کی گئی ہے یا خیال میں کوئی گنجلک ہے؟ اور جو مضمون اس میں بیان کیا گیا ہے الفاظ اس پر دلالت نہیں کرتے؟ یا موضوع کے لحاظ سے جس جوش بیان کی ضرورت تھی وہ مفقود ہے؟ آخر کچھ تو بتائیے کہیں انگلی تو رکھئے۔ محض اجمالی تعریض تو کوئی تنقیدی قدر نہیں رکھتی۔ بلکہ اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ کہنے والے کے پاس کہنے کی بات تو کوئی نہیں۔ البتہ اعتراض برائے اعتراض کا جذبہ وافر ہے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ اگر تبصرہ نگار کا دینی تصور قرآن پاک کی تعلیم کے کسی معیار کے مطابق بھی ہوتا تو وہ اس شعر کو سن کر پھڑک اٹھتے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی قرآنی ذہنیت کا ارتقا ابھی ایسی پست سطح پر ہے۔ کہ ان کی طبیعت ابھی "من قال" کے طبعی رجحان کو "ما قال" کی حقیقت سے دبانے کی طاقت بھی ابھی پیدا نہیں ہوئی۔

ذیل میں ہم قرآن کریم سے چند آیات بلا ترجمہ نقل کرتے ہیں۔ اور تبصرہ نگار سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان آیات پر سیاق و سباق کے ساتھ غور فرمائیں۔ اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ شعر بار بار پڑھیں۔ اور پھر جو ان کے واقعی دلی تاثرات ہوں۔ انہیں "طلوع اسلام" میں شائع فرمائیں۔ آیات ملاحظہ ہوں۔

(۱) فاسعوا الی ذکر اللہ (سورہ جمعہ)
(۲) و تطمئن قلوبھم بذکر اللہ (سورہ رعد)
(۳) الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (سورہ رعد)
(۴) وھم بذکر الرحمٰن ھم کافرون (سورہ انبیاء)
(۵) بل ھم عن ذکر ربھم معرضون (سورہ انبیاء)
(۶) رجال لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (سورہ نور)
(۷) انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی (سورہ ص)
(۸) لاتلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ (سورہ منافقون)
(۹) ولذکر اللہ اکبر (سورہ عنکبوت)
(۱۰) فذکر ان نفعت الذکری (سورہ اعلیٰ)
(۱۱) ذکر فان الذکری تنفع المومنین (سورہ ذاریات)

آپ "ذکر" کی خواہ کوئی فلسفیانہ ہی تاویل کریں۔ مگر اس امر سے انکار نہیں کر سکتے کہ اسلام کا مرکزی نقطہ تمام دوسرے معبودوں کا نقش مٹا کر صرف اللہ تعالیٰ کی توحید کا نقش انسانوں کے دلوں پر بٹھانا ہے۔ اور انسان کی تمام زندگی کی جدوجہد کو اسی مرکزی نقطہ کے گرد لانا ہے۔ تاکہ وہ صالح نظام حیات برسرکار آئے۔ جس سے یہ دنیا بھی انسان کے لئے جنت بن جائے۔

اور نہ آپ اس نفسیاتی حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں کہ انسانی فطرت میں کسی کیفیت کو مستحکم کرنے کے لئے ظاہری حواس کی مدد نہایت ضروری ہے۔ اور حواس خمسہ میں سے جتنے زیادہ حواس اس کیفیت کا احساس کریں۔ انسانی فطرت میں اس کیفیت کا اتنا ہی گہرا اور دیرپا نقش استحکام پذیر ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جس قدر کسی انسان کو کسی کیفیت سے گہرا اور دیرپا تعلق ہوتا ہے۔ اسی قدر اس کیفیت کا زیادہ سے زیادہ ظاہری حواس میں مرتسم ہونا ضروری ہے۔ اب اس شعر کو لیجئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ؎

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

حضور فرماتے ہیں۔ کہ اگر تم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ عشق کا دعوےٰ ہے تو زبان سے بھی اس کے ذکر کی عادت ڈالو۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ تم کو کسی سے واقعی عشق ہو اور تم اس کا ذکر زبان سے بار بار نہ کرو۔ دل میں سچا عشق اور زبان سے اس کا ذکر لازم و ملزوم ہیں۔ یہی نفسیاتی حقیقت تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ آیات مندرجہ بالا سے واضح ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں بار بار اپنے ذکر کی تاکید فرمائی ہے۔ اور اس کے بھول جانے کو شیطانی اثر کی وجہ سے بیان فرمایا ہے۔

پھر یہ بات بھی آپ کے لئے سمجھنے کی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جو "عادتِ ذکر" کے الفاظ کا استعمال فرمایا ہے تو اس سے ان کا مطلب وہ ذکر نہیں ہے۔ جو بعض قرآنی تعلیم سے نابلد صوفیوں نے عجمی اثر کے ماتحت بے معنے وظائف کی صورت میں ایجاد کر لیا ہے۔ بلکہ ان کا مطلب "عادت ذکر" سے وہی ذکر اللہ ہے جس کا انداز قرآن کریم کی تعلیم سے واضح ہوتا ہے۔ جس کا کچھ تصور مندرجہ بالا آیات کو ان کے سیاق و سباق میں رکھ کر ان پر غور کرنے سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اب شعر پھر پڑھیئے ؎

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

کیا یہ ایسا شعر نہیں ہے کہ جس کو سن کر ایسی ذہنیت جس نے قرآن کریم کے اصولوں پر کچھ بھی ارتقائی رفعت حاصل کی ہو پھڑک نہ اٹھے؟

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

قطعات

(۱)

جو بندہ خدا پر توکل کرے
وہ محبوب اس کا وہ اس کا محب
کفیل آپ ہوتا ہے اس کا خدا
ویرزقہ من حیث لایحتسب

(۲)

ان آفات و آلام کے باوجود
بہت آئیں گے جاں نثار و رفیق
وفا ہوں گے وعدے خدا کے ضرور
ویاتیک من کل فج عمیق

(۳)

ہوئے نشگمیں آگ پانی ہوا
حوادث سے معمور صبح و مسا
یہ طوفاں یہ سیلاب یہ زلزلے
ہیں تفسیر ربک اوحیٰ لہا

رشید الدین ناہید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ و ارفع شان

(ترجمہ اردو از نجم الہدیٰ)

"اس خدا کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔ جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ اور ہر ایک چیز میں ایک قسم کی خوبصورتی رکھی۔ اس نے انسانوں کے نفسوں کو اپنے لئے بنایا۔ اور اپنی ذات کے ساتھ ان کی بے آرامی کو دور کیا۔ اور جو کچھ بنایا۔ نہایت استوار اور خوب اور نئی طرز کا اور محکم بنایا۔ اور سورج کو روشن کیا۔ اور چاند کو چمکایا۔ اور انسان کو عزت اور شرف اور مرتبہ بخشا۔ اور اس کے رسول ہی پر درود اور سلام ہو۔ جس کا نام محمد اور احمدؐ ہے۔ یہ دونوں نام اس کے وہ ہیں۔ کہ جب حضرت آدمؑ کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش کئے گئے تھے۔ تو سب سے اول یہی دو نام پیش ہوئے تھے۔ کیونکہ اس دنیا کی پیدائش میں وہی دو نام علّت غائی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے علم میں وہی اشرف اور اقدم ہیں۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بوجہ ان دونوں ناموں کے تمام انبیاء علیہم السلام سے اول درجہ پر ہیں۔ اور بباعث اسی کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تمام نبوت کے علم ختم ہوگئے۔ اور آپ پر کامل اور جامع طور پر وحی نازل کی گئی۔ اور آخری معارف لدودہ سب کچھ جو پہلوں اور پچھلوں کو دیا گیا تھا۔ آپؐ کو عطا ہوا۔ ان تمام وجوہ سے آپ خاتم الانبیاء ٹھہرے اور ہر ایک سفید اور سیاہ کی طرف آپ کو بھیجا۔ اور ہر ایک اندھے اور بہرے اور گونگے کی اصلاح کے لئے آپ کو پسند فرمایا۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنی نعمتوں کے عطر سے اس قدر آنجنابؐ کو معطر کیا۔ کہ اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں کیا گیا۔

خدا نے اپنے پاس سے آپ کو علم دیا۔ اور اپنے پاس سے فہم عطا کیا۔ اور اپنے پاس سے معرفت بخشی۔ اور اپنے پاس سے پاک کیا۔ اور اپنے پاس سے ادب سکھلایا۔ اور برگزیدگی کے پانی سے اپنے پاس سے نہلایا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس خدا کی تعریف کرنا واجب ہوگیا۔ جو آپ کے ہر ایک کام کا آپ متکفل ہوا۔ اور اپنی پناہ کی چادر کے نیچے جگہ دی۔ اور ہر ایک کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنی توجہ خاص سے بغیر توسط استادوں اور باپوں اور امیروں کے بنایا۔ اور اپنے پاس سے اس پر ہر ایک قسم کی نعمت پوری کی۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح نے خدا تعالیٰ کی وہ تعریف کی۔ کہ کوئی مگر اس کے بھید وں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور کوئی آنکھ اس کے نوروں کی حدود کو پا نہیں سکتی۔ اور اس نے خدا کی تعریف کو کمال تک پہنچایا۔ یہاں تک کہ اس کے ذکروں میں گم اور فناہ ہوگیا۔ اور اس کے اس قدر تعریف کرنے اور خدا تعالےٰ کو صاحب تعریف ٹھیرانے کا سر یہ تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے متواتر اور پے بہ پے اس پر اپنے فضل نازل کئے۔ اور وہ عنایت اس کے شامل حال کی جس نے ایک طرفۃ العین بھی اس کو اپنی کوشش اور سعی کا محتاج نہ کیا۔ یہاں تک کہ وجہ اللہ نے اس کے دل کو چیر کر اپنا دخل اس میں کیا۔ اور اپنی محبت میں اس کو یگانہ بنایا۔ پس اس محسن کی تعریف کے لئے اس کے دل نے جوش مارا۔ اور خدا تعالےٰ کی تعریف اس کی دلی مراد ہوگئی۔ اور یہ وہ مرتبہ ہے۔ کہ بجز اس کے کسی کو رسولوں اور نبیوں اور ابدالوں اور ولیوں میں سے عطا نہیں ہوا۔ کیونکہ ان لوگوں نے اپنے بعض معارف اور علوم اور نعمتیں بتوسط عالموں اور باپوں اور احسان کرنے والوں کے پائی تھیں۔ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ پایا۔ جناب الٰہی سے پایا۔ اور جو کچھ ان کو ملا اسی چشمۂ فضل اور عطا سے ملا۔ پس دوسروں کے دل حمد الٰہی کے لئے ایسے جوش میں نہ آسکے۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دل کیونکہ ان کے ہر ایک کام کا خدا ہی متولی تھا۔ پس اسی وجہ سے کوئی نبی یا رسول پہلے نبیوں اور رسولوں میں سے احمد کے نام سے موسوم نہیں ہوا۔ کیونکہ ان میں سے کسی نے خدا کی توحید اور ثنا ایسی نہیں کی۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے۔ اور ان کی نعمتوں میں انسان کے ہاتھ کی ملونی تھی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرح ان کو تمام علوم بے واسطہ نہیں دئیے گئے اور ان کے تمام امور کا بلا واسطہ خدا متولی نہیں ہوا۔ اور نہ تمام امور میں بے واسطہ ان کی تائید کی گئی۔ پس کامل طور پر بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کوئی مہدی نہیں۔ اور نہ کامل طور پر بجز آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی احمد ہے۔ اور یہ وہ بھید ہے۔ جس کو محض ابدال کے دل سمجھتے ہیں۔ اور کوئی دوسرا سمجھ نہیں سکتا۔ اور پھر جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریفیں اس وجہ سے تھیں۔ کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کو اختیار کر لیا تھا۔ اور ہوائے نفسی سے الگ ہو کر خدا کی طرف متوجہ ہوگئے تھے۔

اور اخلاص اور صدق اور توحید سے اس کی طرف دوڑے تھے۔ سو خدا نے وہ تعریفیں بطور انعام کے ان کی طرف واپس کر دیں۔ اور تمام یگانہ صدیقوں سے اس کی یہی عادت ہے۔ کہ وہ حامد کو محمود بنا دیتا ہے۔ پس ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زمین و آسمان میں تعریف کیا گیا۔ اور اس سلسلے میں مسلمانوں کے لئے یاد رکھنے کی بات ہے۔ اور خدا کے ثناخوانوں کو اس میں بشارت ہے۔ کیونکہ خدا تعریف کرنے والے کی تعریف کو اسی کی طرف رد کر دیتا ہے۔ اور اس کو قابل تعریف ٹھیرا دیتا ہے۔ پس وہ دنیا میں تعریف کیا جاتا ہے اور اس کی قبولیت زمین پر پھیلائی جاتی ہے۔ پس ہر ایک جو نیک طینت ہے۔ اس کی تعریف کرتا ہے۔ اور یہی عبودیت کی حقیقت کا کمال اور پاک نفسوں کا انجام کار ہے۔ اور اس مقام کو کوئی شخص بجز صاحب معرفت کے نہیں پہچانتا۔ اور یہی نوع انسان کی غایت اور عبادتوں کا کمال مطلوب ہے۔ یہی وہ امر ہے۔ جو اولیاء کی امیدوں کا منتہا اور طالبوں کے سلوک کے ختم ہونے کی جگہ ہے۔ اور اسی کے ساتھ عنایت الٰہی برگزیدہ دل کے نفوس کو مکمل کرتی ہے۔ اور یہی شریعت کے بوجھوں کا مغز اور مجاہدات دینی کا نتیجہ ہے۔ اور یہ ان امور کا بھید ہے۔ جو حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف لائے۔ پس اسی نبی پر سلام اور برکتیں اور درود اور تحیت ہوں۔ اور تجھے کیا خبر ہے کہ حمد کہتے کس کو ہیں اور کیوں اس کا بلند پایہ ہے۔ اور اس کی عظمت سمجھنے کے لئے تجھے یہ کافی ہے۔ کہ خدا نے قرآن شریف کی تعلیم کو حمد سے ہی شروع کیا ہے۔ تا لوگوں کو حمد کے مقام کی بلندی سمجھا دے۔ جو کسی دل سے بجز گداز اور محویت کے جوش نہیں مار سکتی۔ اور اسی وقت متحقق ہوتی ہے۔ جبکہ مار نفس امارہ کچلا جائے۔ اور نفسانی چولہ اتار لیا جائے۔ اور یہ حمد کسی زبان پر جاری نہیں ہو سکتی۔ بجز اس کے کہ پہلے دل میں محبت کی آگ بھڑکے۔ بلکہ یہ وجود پذیر ہی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ غیر کا نام و نشان بکلی زائل نہ ہو جائے۔ اور پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ایک شخص آتش محبت معبود حقیقی میں جل نہ جائے اور جو شخص اس آگ میں اپنے تئیں ڈال دے۔ پس وہی اپنے دردمند دل اور اسی سر سے جو خدا میں محو ہے۔ خدا کی تعریف کرے گا۔ اور وہ وہی شخص ہے۔ جس کو آسمان میں احمدؐ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور قریب کیا جاتا ہے۔ اور عزت کے گھر اور قصارۃ الدار میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور وہ عظمت اور جلال کا گھر ہے۔ جو بطور استعارہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا نے اس کو اپنی ذات کے لئے بنایا۔ پھر اسی گھر کو بطور مستعار اس کو دے دیتا ہے۔ جو اس کی ذات کا ثناخواں ہو۔ پس یہ شخص زمین اور آسمان میں خدا تعالےٰ کے حکم کے ساتھ تعریف کیا جاتا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں محمد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ بہت تعریف کیا گیا۔ اور یہ دونوں اسم ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ابتداء دنیا سے وضع کئے گئے ہیں۔ پھر بعد اس کے اس شخص کو بطور مستعار دیئے جاتے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے بطور اظلال و آثار ہو۔ اور جس شخص کو ان دونوں ناموں سے ایک چنگاری دی گئی۔ تو اس کا دل کئی قسم کے نوروں سے روشن کیا گیا۔ پس ہم جو اسلام کا گروہ ہیں۔ ہمیں خوشخبری ہو۔ کہ ہمیں احمدیت اور محمدیت کی صفت والا نبی ملا۔ اور اس کا نام خدا تعالیٰ کی طرف سے احمدؐ اور محمدؐ ہوا۔ تا کہ اس کے دونوں نام امت کے لئے ایک تبلیغ ہو۔ اور اس مقام کے لئے یہ ایک یاددہانی ہو۔ وہ مقام جو فنا اور غیر اللہ سے منقطع ہونے اور معدوم ہونے کا مقام ہے۔ تا کہ امت ان صفتوں میں رغبت کرے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان دونوں ناموں کی پیروی کرے۔ اور پیروی کے لئے قرآن شریف میں بلایا گیا ہے۔ جبکہ رسول کی زبان سے کہا گیا۔ کہ آؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا تم سے پیار کرے۔ پس یہ سن کر کہ یہ انعام ملے گا ہماری روحیں جنبش میں آئیں۔ اور ہمارے دل شوق سے بھر گئے۔ اور ان کی شکلیں یوں ہو گئیں۔ جیسا کہ شراب سے بھرے ہوئے کوزے ہوتے ہیں۔ اور اس رسولؐ کی کیا ہی بلند شان ہے۔ جس کا نام بھی وصیت سے خالی نہیں۔ بلکہ خداجوئی کے طریقہ کی اس سے تعلیم ملتی ہے۔ اور معرفت کی راہوں کی طرف وہ ہدایت کرتا ہے۔ اور اس میں اس نقطہ کی طرف اشارہ ہے۔ جس پر اہل معرفت کے سلوک ختم ہوتے ہیں۔ اور نیز خدا شناسی کے آخری مقام کی طرف اشارہ ہے۔ پس اے خدا اس نبی پر درود اور سلام بھیج اور اس کی آل پر جو مطہر اور طیب ہیں۔ اور اس کے اصحاب پر جو دن کے میدانوں کے شیر اور راتوں کے راہب ہیں۔ اور دین کے ستارے ہیں۔ خدا کی خوشنودی ان سب کے شامل حال ہے۔" نجم الہدیٰ صفحہ ۲ تا ۹

درخواست ہائے دعاء

(۱) میرا چھوٹا بچہ عزیز نعمان احمدؐ لاہور میں شدید بیمار ہے۔ اور بے حد لاغر ہوگیا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (مسعود احمدؐ کراچی) میں نے سول ڈیفنس سکول کراچی میں محکمانہ امتحان دینا ہے۔ احباب سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد یوسف آر ڈی ایس او سول ڈیفنس پنجاب حال وارد کراچی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از اخوند فیاض احمد صاحب بی۔ ایس سی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے دو واقعات ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے آپؑ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فدائیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس بات پر روشنی پڑتی ہے۔ کہ آپؑ اس دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا چاہتے تھے۔ اور نہ صرف زبانی اور تحریری بلکہ عملاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا پسند کرتے تھے؟ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور مرتبہ کے قیام کے علاوہ۔ آپؑ کو ذاتی عزت وشوکت کے حصول کا پاس کہاں تک تھا؟

یہ واقعات اس لئے اہم ہیں۔ کہ یہ کوئی زبانی دعوے نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا تعلق سراسر عمل سے ہے۔ اور ایسے وقت میں یہ دونو عمل ہوئے ہیں۔ اور ایسے رنگ میں ہوئے ہیں کہ کوئی سمجھدار اس امر سے انکار کی گنجائش نہیں پا سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر خواہش اور ہر حرکت پر یہی چھایا ہوا تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت۔ دنیا میں پورے طور پر قائم ہو جائے۔ آپؑ فی الواقعہ اپنا سب کچھ اس مقصد کی خاطر صحیح معنوں میں قربان کر چکے تھے۔

اللہ تعالےٰ سے انسان کی کوئی حرکت اور کوئی خواہش چھپی ہوئی نہیں۔ اور جب انسان اللہ تعالےٰ کے حضور کھڑا ہوتا ہے۔ یا کسی مقصد کے لئے دعا کرتا ہے۔ تو وہ کسی بناوٹ کے ذریعہ اپنے دل کی کیفیت کو۔ اللہ تعالےٰ سے چھپا نہیں سکتا۔ اللہ تعالےٰ اس کے ظاہر اور باطن سے پوری طرح واقف ہوتا ہے۔ اور خوب جانتا ہے کہ بندہ جس مقصد کو لے کر آیا ہے۔ اس کے لئے کتنا خلوص رکھتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کی گریہ وزاری اور سوز و گداز کو دیکھ کر فرماتا ہے۔ کہ اے میرے بندے! میں نے تیری دعائیں سنی ہیں۔ اور جیسا کہ تو نے مجھ سے مانگا۔ میں تیری داد پوری کرتا ہوں۔ اور تجھے فلاں نعمت عطاء کرتا ہوں۔ تو اس نعمت کے وجود سے ثابت ہو جائے گا۔ کہ خدا کا وہ بندہ فی الحقیقت کیا چاہتا تھا۔ کیونکہ کوئی جب خدا کے حضور پہنچتا ہے۔ تو اپنی نیت کو چھپا نہیں سکتا۔

بعینہٖ اس قسم کی الٰہی شہادت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آپؑ کی زندگی میں موجود ہے۔ اوائل ۱۸۸۶ء میں آپؑ ہوشیار پور تشریف لے گئے۔ اور آپؑ نے بعض مقاصد کے لئے۔ متواتر چالیس روز اعتکاف میں رہ کر دعائیں فرمائیں اور ان دعاؤں کے نتیجہ میں جن کے دوران میں آپؑ نے انتہائی جسمانی ریاضت اٹھائی تھی۔ اور آپؑ کی روح اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر پگھل رہی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو بشارات عطاء کیں۔ اور وہ عظیم الشان نشان دیا۔ جو دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور صداقت کے ظہور کا موجب ہوا۔ آپؑ نے کن مقاصد کے لئے یہ دعائیں کیں۔ اس کا اظہار ان دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے خود فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی ـــــ سو۔ قدرت اور رحمت۔ اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطاء ہوتا ہے۔ اور فتح وظفر کی کلید تجھے ملتی ہے اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا ـــــ تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔" (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

مذکورہ بالا الہامی عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دنیا میں دلی مراد کیا تھی آپؑ کی دعائیں اور ریاضتیں کس غرض کے لئے وقف تھیں۔ اس الٰہی شہادت سے بڑھ کر اس امر کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ آپؑ کا نصب العین ہی یہ تھا۔ کہ دنیا میں پورے طور پر "خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو جائے"۔ اسی نصب العین کی خاطر آپ نے اپنی زندگی اپنے مال اور اپنی اولاد کو وقف کر دیا۔ اور اسی نصب العین کے جلد از جلد پورا ہونے کے لئے۔ آپؑ نے اللہ تعالےٰ کے حضور اس قدر گریہ وزاری فرمائی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو اس عظیم الشان نشان کی بشارت دی جو دنیا میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شوکت کے عملی ظہور کا موجب بنا آج یہ نشان پورا ہو چکا ہے۔ اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس جلیل القدر فرزند کی بشارت دی تھی۔ وہ موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے وجود کے ذریعہ اپنی تمام علامات کے ساتھ دنیا میں آ چکا ہے چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے ذریعے سے دنیا کے کونے کونے میں عملاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم ہو رہی ہے۔ یہ الہام خدا دندی اور پھر اس کا لفظ بہ لفظ پورا ہونا۔ صاف ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام دعاؤں کا واحد مقصد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کرنا تھا۔ یہ آپ کی یہ دعائیں ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں گداز ہو چکے تھے۔ لوگ سیدنا خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ اور مقام کو نہ صرف بھول چکے تھے۔ بلکہ دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر دلیر ہو چکا تھا۔ تب آپؑ تڑپ کر اٹھے۔ اور اپنی تمام طاقت اور ساری متاع کے ساتھ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور بزرگی کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور اس مقصد میں کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور اتنا گڑگڑائے۔ اور اس قدر آہ وزاری فرمائی کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آگئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو اپنے الہام کے ذریعہ مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ آپؑ کی دعائیں قبول کی گئیں۔ اور کہ اب وقت قریب آگیا ہے کہ۔ دنیا سے شیطان کی طاقت کو مٹا دیا جائے۔ اور ایک بار پھر سچائی کا بول بالا ہو۔ اور خدا کے دین اور خدا کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عزت اور بزرگی دنیا میں ہمیشہ کے لئے قائم کر دی جائے

دوسرا واقعہ مشہور دشمن اسلام لیکھرام کا واقعۂ قتل ہے۔ اس واقعہ میں بھی سمجھ دار لوگوں کے لئے بہت بڑا سبق ہے۔ وہ یہ کہ ظاہر ہے کہ لیکھرام اسی مدت معینہ کے اندر مارا گیا۔ جس کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ لیکھرام نے بھی آپؑ کی ہلاکت کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ مگر وہ جھوٹی نکلی۔ اور حضور کو اللہ تعالےٰ نے زندگی اور عزت عطا کی۔ اور حضور کی نسل اور جماعت کو دن بدن ترقی بخشی۔ اور لیکھرام نامراد مارا گیا۔ بے شک یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے مخالف کے مقابل پر کھلی فتح تھی۔ اور آپؑ کو حق حاصل تھا۔ کہ اس عظیم الشان معجزہ کی بنا پر اپنی بڑائی بیان فرماتے لیکن آپؑ نے اس نشان پر اپنی کسی بڑائی کی بنیاد رکھنے کی بجائے۔ اس نشان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی طاقت کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ اور دعویٰ کیا ہے کہ آپؑ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے یہ نشان اس لئے ظاہر فرمایا کہ آپؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا شرف حاصل ہے۔ حضور لیکھرام کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

اگر خدانخواستہ آپؑ اس دنیا میں ذاتی بڑائی کے خواہشمند تھے۔ اور آپؑ کا تمام کاروبار اسی مقصد کی خاطر تھا۔ تو یہ موقع ذاتی بڑائی کے اظہار کے لئے نہایت مناسب تھا۔ کیونکہ آپؑ کی کہی بات کے مطابق آپؑ کا دشمن مارا گیا تھا۔ مگر بجائے اس کے کہ آپؑ اس موقعہ پر اپنی بڑائی کرتے۔ آپؑ نے اس نشان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت روحانیہ کی طرف منسوب فرمایا۔ یہ ایک بے ساختہ اظہار ہے اس امر کا۔ کہ آپؑ کا عمل اس کلام کے عین مطابق ہے۔ جو آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا ہے ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

آپؑ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں ؎

زندگی بخش جام احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمدؐ ہے

(در ثمین اردو)

(اخوند فیاض احمد)

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی اطلاع کیلئے

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کی مجلس انتخاب کا اجلاس مورخہ ۲۳ر نومبر کو بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح مسجد احمدیہ پشاور شہر میں منعقد ہوگا۔ جس میں پراونشل امیر اور دیگر عہدہ داران کا جدید انتخاب ہوگا۔ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے۔ استدعا ہے۔ کہ وقت مقررہ پر ضرور تشریف لاویں۔ نیز اس اطلاع کی وصولی سے جلد مطلع فرماویں۔

(محمد الطاف جنرل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد)

بنک کے سود کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا فتویٰ

سوال :- "ایک دوست نے عرض کی۔ کہ میرے ایک رشتہ دار کا بہت سا روپیہ بنک میں کئی سالوں سے جمع تھا۔ جہاں سے ماہوار سود ملتا ہے جو اس کے مرنے کے بعد اب اس کے وارث لیتے ہیں۔ ایسے سود کے متعلق کیا حکم ہے۔ بنک والے وہ رقم ضرور دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر روپیہ جمع کرنے والا سود سے فائدہ نہ اٹھائے تو بنک والوں سے ایسا روپیہ عیسائی مشنری اشاعت دین کے واسطے لے لیتے ہیں۔"

جواب :- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :-

"مسئلہ در اصل یہ ہے کہ سود کا روپیہ بالکل حرام ہے۔ کہ کوئی شخص اسے اپنے نفس پر خرچ کرے اور کسی قسم کے بھی ذاتی مصارف میں خرچ کرے۔ یا اپنے بال بچوں کو دے یا کسی فقیر مسکین کو دے۔ کسی ہمسایہ کو دے یا مسافر کو دے۔ سب حرام ہے۔ سود کے روپیہ کا لینا اور خرچ کرنا گناہ ہے۔ لیکن ایک بات جس پر خدا تعالیٰ نے ہمارے دل کو قائم کر دیا ہے اور وہ صحیح ہے یہ ہے۔ کہ یہ ایام اسلام کے واسطے بڑے مالی مشکلات کے ہیں۔ اول تو مسلمان اکثر غریب ہیں پھر جو امیر ہیں وہ اپنے ذاتی مصارف میں اور مال و عیال کے فکر میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ سود کا روپیہ لے لیتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے۔ دونوں طرف سے گنہگاری میں پڑتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ امیر ہو یا غریب ہو کسی کو بھی دین اور اسلام کی اشاعت کا فکر نہیں جو زکوٰۃ دیتے ہیں۔ وہ بھی رسمی طور پر دنیوی عزت کے موقع پر اپنا روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اپنا جو حق نہ تھا وہ لیتے ہیں۔ اور خدا کا جو حق تھا وہ بھی نہیں دیتے۔ اور اس طرح وہ اپنے اوپر دو گناہ ایک ہی وقت میں جمع کرتے ہیں۔ غرض اس قدر اسلامی مصیبت کے وقت میں اگر اس قسم کا روپیہ اشاعت اسلام کے واسطے تالیف کتب میں صرف کیا جائے۔ تو یہ جائز ہے۔ سود کا روپیہ تصرف ذاتی کے واسطے ناجائز ہے لیکن خدا تعالیٰ کے واسطے کوئی شے حرام نہیں ہے خدا کے واسطے جو مال خرچ کیا جائے وہ حرام نہیں ہے اس کی مثال اس طرح سے ہے کہ گولی بارود کا چلانا کیسا ہی ناجائز اور گناہ ہو۔ لیکن جو شخص اسے ایک جانی دشمن پر مقابلہ کے واسطے نہیں چلاتا تو وہ قریب ہے کہ خود ہلاک ہو جائے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا کہ تین دن کے بھوکے کے واسطے سؤر بھی حرام نہیں۔ بلکہ حلال ہے پس سود کا مال اگر ہم خدا تعالیٰ کے لئے لگائیں تو پھر کیونکر گناہ ہو سکتا ہے۔

اس میں مخلوق کا حصہ نہیں۔ لیکن اعلائے کلمہ اسلام میں اور اسلام کی جان بچانے کے لئے اس کا خرچ کرنا ہم اطمینان اور ثلج قلب سے کہتے ہیں۔ کہ یہ بھی فلا اثم علیہ میں داخل ہے۔ یہ ایک استثنا ہے۔ اشاعت اسلام کے واسطے ہزاروں حاجتیں ایسی پڑتی ہیں جن میں مال کی ضرورت ہے مثلاً آج کل یہ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی لوگ اسلام کی طرف توجہ رکھتے ہیں اس واسطے بہت ضروری ہے۔ کہ اسلامی خوبیوں کی ایک جامع کتاب تالیف کی جائے۔ جس میں ہر سے لیکر پاؤں تک اسلام کا پورا نقشہ کھینچا جائے کہ اسلام کیا ہے۔ صرف بعض مضامین مثلاً تعدد ازدواج وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے مضامین لکھنا ایسا ہے جیسا کہ کسی کو سارا بدن نہ دکھایا جائے۔ اور صرف ایک انگلی دکھا دی جائے۔ پس اسلام کی شکل و صورت پوری طرح دکھانا چاہیئے کہ وہ کیا کیا خوبیاں ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی دیگر مذاہب کا حال بھی لکھ دینا چاہیئے وہ لوگ بالکل بے خبر ہیں کہ اسلام کیا شے ہے تمام اصول و فروع اور اخلاقی حالت کا ذکر کرنا چاہیئے اس کے واسطے ایک مستقل کتاب لکھنی چاہیئے جس کو پڑھ کر وہ لوگ دوسری کتاب کے محتاج نہ رہیں۔ آج کل اس کام میں روپیہ صرف کرنے کی اس قدر ضرورت ہے۔ کہ ہمارے نزدیک جو آدمی جس کے واسطے روپیہ جمع کرتا ہے اس کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنا روپیہ اسی کام میں خرچ کر دے۔ کیونکہ یہ جہاد کا موقع ہے۔ جب اب تلوار کا جہاد باقی نہیں رہا لیکن قلم کا جہاد باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جس طرح کی تیاری کفار تمہارے مقابلہ میں کرتے ہیں اسی طرح کی تیاری تم بھی ان کے مقابلہ میں کرو۔ اب قوموں کے درمیان تلوار کا جنگ باقی نہیں رہا۔ لیکن قلم کا جنگ ہے۔ پادری لوگ طرح طرح کے مکر و فریب کے ساتھ اسلام کے برخلاف کتابیں شائع کرتے ہیں۔ اور غلط باتیں افترا پردازی سے لکھتے ہیں۔ جب تک ان خبیث باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ہونا ثابت نہ کیا جائے۔ اسلام کی اشاعت کس طرح ہو سکتی ہے۔

پس ہم اس بات سے شرم نہیں کرتے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ میرا مذہب جو خدا تعالیٰ نے مجھے قائم کیا ہے۔ اور جو قرآن شریف کا مفہوم ہے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے نفس عیال اطفال، دوست عزیز کے واسطے اس سود کو مباح نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ پلید ہے۔ اور اس کا گناہ حرام ہے۔ لیکن اس ضعف کے زمانہ میں جب کہ دین مالی امداد کا محتاج ہے۔ اسلام کی مدد ضرور کرنی چاہیئے جیسا کہ ہم نے مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔ کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جائے۔ اور کسی فصیح بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے۔ اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے ایسے موقعہ پر سود کا روپیہ لگانا جائز ہے۔ کیونکہ ہر ایک مال خدا کا ہے اور اس طرح پر وہ خدا کے ہاتھ میں جائے گا۔ مگر باوجود اضطرار کی حالت میں ایسا ہوگا ورنہ بغیر اضطرار یہ بھی جائز نہیں۔

مختص الزمان اجازت

ایک دوست نے عرض کی کہ اگر اس طرح سے ایک خاص امر کے واسطے سود کے روپے کمانے کی اجازت دی گئی۔ تو لوگوں میں اس کا رواج وسیع ہو کر عام قباحتیں پیدا ہو جائیں گی۔ فرمایا :- "کہ آج کل لوگ عذر تراشنے کے واسطے تو بڑے حیلے ہیں۔ بعض شریر لاتقربوا الصلوٰۃ کے یہ معنی کرتے ہیں۔ کہ نماز نہ پڑھو۔ ہمارا منشاء صرف یہ ہے۔ کہ اضطراری حالت میں جب خنزیر کھانے کی اجازت نفسانی ضرورتوں کے واسطے جائز ہے تو انسان کی ہمدردی کے واسطے اگر انسان دین کو ہلاکت سے بچانے کے واسطے سود کے روپے کو خرچ کرے تو کیا قباحت ہے۔ یہ اجازت مختص المقام اور مختص الزمان ہے۔ یہ نہیں کہ ہمیشہ کے واسطے اس پر عمل کیا جائے۔ جب اسلام کی حالت نازک نہ رہے تو پھر اس ضرورت کے واسطے بھی سود لینا ایسا ہی حرام ہے۔ کیونکہ در اصل سود کا عام حکم تو حرمت ہی ہے۔" (۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء)

پس اس قسم کے سود کا روپیہ بمد اشاعت اسلام مرکز میں بھیجنا چاہیئے۔

تحریک جدید کے مجاہدین کی خدمت میں

فرمایا :- "خدا تعالیٰ کے کام ہو کر رہیں گے۔ اور بندوں کی سستی اور غفلت ان میں کوئی ہرج نہیں پیدا کر سکتی۔ جو سستی کرتا ہے۔ وہ خود اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کرتا ہے۔"

"خدا تعالیٰ کا دین زید یا بکر کا محتاج نہیں۔ اگر زید یا بکر پہلی آواز دینے والوں میں سے نہیں تو خدا تعالیٰ دوسرے ثواب کی پہلی آواز بھی انہیں تک پہنچاتا ہے۔"

"لیکن اگر وہ اس آواز کو نہ سنیں اور اُن کی طرف سے کان بہرے کر لیں۔ تو پھر وہ دوسرے شخصوں کو آگے لے آتا ہے۔ تا کہ وہ دین کی خدمت کریں کیونکہ خدا تعالیٰ کی فوج میں تھک جانے والے اور ملال پیدا کرنے والے اور ہتھیار پھینک دینے والے اور تاریخ کے متعلق جلد بازی کرنے والے کبھی قبول نہیں ہوتے۔" (خطبہ حضور ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء)

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ آواز کہ تحریک جدید کے دور اول کے ان احباب کرام کے نام جو متواتر ۱۹ انیس سال تک اشاعت اسلام کی مد میں مدد دیتے آرہے ہیں۔ ان کی ۱۹ انیس سالہ رقم کے ایک رسالہ میں اس سال کے خاتمہ پر پیش کئے جائیں گے پہنچائی جا رہی ہے۔ اور ابھی ۳۰ نومبر تک وقت ہے۔ کہ احباب کرام اپنے انیس سالہ حساب کو مکمل کر لیں۔ تا وقت گزر جانے پر ندامت اور افسوس نہ ہو۔"

تحریک جدید کے دور اول کے ہر مجاہد کا فرض ہے۔ کہ وہ پہلے سال انیس کا چندہ تحریک جدید اس ماہ میں پورا کرے۔ کیونکہ اس سال کا وعدہ ادا کر لینا ضمانت ہے۔ کہ وہ ادائیگی میں بھی سابقون الاولون اور سلسلہ تبلیغ کو فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ اور اس کے بعد اگر کسی کا گذشتہ سالوں میں سے بھی کوئی سال خالی بقایا ہے۔ وہ پورا کریں۔ اگر کسی کو گذشتہ سال کا بقایا یا کسی سال کا خالی ہونا یاد نہ ہو۔ لیکن یہ یاد ہو۔ کہ کسی سال کا بقایا خالی سال ہے۔ تو وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو فوراً لکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بقایا کی اطلاع فوراً دی جائے گی مجاہدین تحریک جدید کو یہ تھوڑا سا وقت غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ سستی اور غفلت میں نہ گذارنا چاہیئے۔ تا وہ انیس سال تک اشاعت اسلام کی مد میں جو بیرونی ممالک کی تبلیغ کے لئے مخصوص ہے حصہ لیں۔ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۸۹۱ء کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے اور پانچ ہزاری فوج کے کامل سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

رسالہ مصباح اور احمدی خواتین

مصباح لجنہ اماء اللہ کا واحد قومی آرگن ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت قلمی و مالی کے سلسلہ میں مدد کرنا قومی فرض کے علاوہ خدمت دین کا بہترین ذریعہ ہے

یہ حقیقت ہے کہ مصباح کی ترقی مخلص احمدی بھائیوں اور بہنوں کے تعاون کے بغیر مشکل ہے۔ مصباح کے خریداران کو خوشی کے مواقع پر اعانت فنڈ کو بھی یاد رکھنا کار خیر ہے۔

نیز بعض مختلف مقامات .... کے لئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

خواہشمند ایجنٹ صاحبان ضروری کوائف دفتر مصباح سے حاصل کر سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ مصباح کا سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے۔ (مدیرہ مصباح ربوہ)

درخواست دعا :- میری والدہ سات آٹھ یوم سے بعارضہ بخار اور شدید پیچش سخت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں۔ محمد حسین کاتب

ایٹم اور ہائیڈروجن بم سے بچنے کے لئے اہم اقدامات

انگلستان کے مشہور اخبار "آبزرور" کا تبصرہ

لنڈن (بذریعہ ریڈیو) حال ہی میں انگلستان کے چیسٹر ولموٹ کا سلسلہ وار مضمون یہاں شائع ہوا تھا۔ جس میں مضمون نگار موصوف نے ان مسائل پر بحث کی تھی۔ جو تباہ کن مار کرنے والے ہتھیاروں اور ہائیڈروجن بم وغیرہ کے حملوں کی صورت میں بچنے سے متعلق تھے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لنڈن کے اخبار "آبزرور" نے لکھا ہے۔ کہ دنیا کی صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمیں اپنے طور پر بیک وقت دو مختلف چیزوں پر عمل کرنا ہوگا۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے۔ کہ ہم ایسے انتہائی مہنگے ہتھیار تیار کرتے رہیں۔ جو اس قسم کے حملوں کو روک سکیں، ان میں سے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بھی ہیں۔ نیز ہماری کوشش یہ بھی ہونی چاہیئے۔ کہ ان حملوں سے بچانے کے جو ذرائع ہو سکتے ہیں۔ ہم انہیں وسیع سے وسیع تر کریں۔ اگر ہمیں اس میں کامیابی ہوئی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ نہ تو منظم اور نہ ہی اچانک طور پر ہم پر کوئی حملہ کر سکے گا۔ اور اگر کسی نے ایسا کیا بھی۔ تو اسے اس کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ دوسری بات ایک تو یہ ہے۔ کہ اس کی صنعتی قوت کو تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ یہ بڑا عظیم الشان کام ہے۔ اور اس کے لئے مغربی دنیا کو مجموعی طور پر برابر اپنے اقتصادی وسائل اس وقت تک صرف کرنے ہوں گے۔ جب تک کہ کوئی ایک عالمی حکومت قائم نہیں ہو جاتی۔

آگے چلکر اخبار نے لکھا ہے کہ دفاع کے سلسلہ میں دنیا کی موجودہ صورت حال کا تقاضہ یہ بھی ہے۔ کہ دنیا کے متعدد اہم علاقوں کو مسلح کیا جائے۔ جن میں سے جرمنی کافی اہمیت کا حامل ہے۔ اور جس کے ہاتھوں میں دنیا کی صنعتی طاقت کا توازن ہے اگر اس جیسے علاقوں کا دفاع نہ کیا گیا۔ تو وہ دن دور نہیں جب دشمن اس پر قبضہ کر کے ہمارے ساتھ ایٹم کی قوت کا مقابلہ شروع کر سکے گا۔ یہ ضرور ہے کہ اس قسم کے دفاعی انتظامات اختیار کرنے کے لئے ہم پر کافی اثر پڑے گا۔ آخر میں "آبزرور" نے لکھا ہے کہ یہ طریقے اختیار کرتے وقت ہمیں اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ شہری ضرورتوں کی چیزوں پر اس کا اتنا اثر نہ پڑنے پائے کہ نتیجہ کے طور پر اس سے کسی قسم کی سیاسی الجھنیں پیدا ہو جائیں۔ اخبار نے یہاں روس اور اس کی حلقہ بگوش ریاستوں کی مثال پیش کی ہے۔ اور کہا ہے کہ ہتھیاروں کی اندھا دھند طور پر تیاری کرنے سے حال ہی میں شہری ضرورتوں پر بڑا اثر پڑا ہے۔

٭ ان کی روانگی میں تاخیر اس لئے ہوئی ہے۔ کہ کراچی میں بعض اہم آئینی مسائل کی وجہ سے ان کی موجودگی ضروری ہے۔

تارا سنگھ کو کسی دور دراز علاقے میں قید کر دیا جائے گا

انبالہ ۲۷ر اکتوبر۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے کل رات یہاں ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر بھارت کے لوگ امن چاہتے ہیں۔ اور وہ پاکستان کے خطرے کو بھی دور کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ کانگرس کے اقتدار کو ختم کر دیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں یہی مقصد لیکر اٹھا ہوں۔ اور یہ صرف ہندو سکھ اتحاد سے پورا ہو سکتا ہے۔ تارا سنگھ نے کہا۔ کہ نہرو حکومت انگریزوں کی طرح سکھوں اور ہندوؤں میں اختلافات پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دہلی کے ایک اخبار نے خبر دی ہے۔ کہ نہرو حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اگر ماسٹر تارا سنگھ اور ان کے ساتھیوں نے امن کو خطرے میں ڈالنے کی کوشش کی۔ تو اس کو سختی سے دبا دیا جائیگا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ماسٹر تارا سنگھ کو گرفتار کر کے بھارت کے کسی دور دراز علاقے میں نظر بند کرنے کا بھی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

کرنال میں تارا سنگھ کا جلوس نکالنے کی ممانعت

کرنال ۲۷ر اکتوبر۔ یہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اکالی دل کو ماسٹر تارا سنگھ کی آمد پر جلسہ کرنے اور جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ہے شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ کل ضلع بھر میں پنجابی صوبہ کی تحریک کے سلسلہ میں آرہے ہیں۔ اب وہ مقامی گوردوارہ میں تقریر کریں گے۔

فیروز خاں نون ۳۱ر اکتوبر کو لاہور جائیں گے

کراچی ۲۷ر اکتوبر۔ ملک فیروز خاں نون وزیر اعلیٰ پنجاب ۳۱ر اکتوبر کو ریل کے ذریعہ لاہور روانہ ہو جائیں گے۔ ٭

فاروق کے شاہی موٹر خانوں کے ڈائرکٹر پر مقدمہ

قاہرہ ۲۷ر اکتوبر۔ آج انقلابی کونسل میں سابق شاہ فاروق کے شاہی موٹر خانوں کے ڈائرکٹر بریگیڈیر جنرل محمد حلیمی حسین کے خلاف ایک مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی۔ حلیمی حسین کے خلاف غیر آئینی ٹریفک کی اجازت دے کر روپیہ بٹورنے کا الزام ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حلیمی فاروق کے کہنے پر مختلف عرب ممالک میں خفیہ مشغول رہ گئے۔

نئے آئین کے تحت عورتوں کیلئے نشستیں مخصوص کرنے کا اصول تسلیم کرلیا گیا

کراچی ۲۷ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے آج اپنے جلسے میں خواتین کے لئے نئے آئین میں نشستیں مخصوص کرنے کا سوال اصولی طور پر منظور کر لیا ہے۔ اب اس مسئلے پر بحث ہو رہی ہے۔ کہ کتنی نشستیں ایوان زیریں میں عورتوں کے لئے مخصوص کی جائیں۔ بیگم شاہنواز نے ۱۴ نشستیں محفوظ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ڈاکٹر محمود حسین نے آٹھ نشستیں محفوظ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ دوسرے چند ممبروں نے عورتوں کے لئے ۱۰ فی صدی نشستیں محفوظ کرنے کا مطالبہ کیا۔ پارٹی نے بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے دوسرے باب کی ۱۵ ویں دفعہ پر غور و خوض جاری رکھا۔ پارٹی کے سامنے رپورٹ میں ۴ سو ترمیمات پیش ہیں۔ جن پر غور ہو رہا ہے۔ پارٹی پہلے آپس میں طے کریگی۔ کہ کونسی ترمیم کس صورت میں پیش کی جائے۔ تب یہ ترمیمات ایوان کے سامنے آئیں گی۔

امریکی حکومت نے یہودیوں کا مطالبہ رد کر دیا

واشنگٹن ۲۷ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس یہودیوں کے عام دباؤ کے باوجود اسرائیل کو مالی امداد دینے کے سوال پر اس وقت تک غور کرنے کو تیار نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ اسرائیل امریکی کمیشن کی واضح ہدایات کے مطابق اردن و شام کی سرحدات کے ساتھ ساتھ اپنی ہائیڈرو الیکٹرک اسکیم کی تکمیل کا کام روک نہیں دیتا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں مسٹر ڈلس کو امریکی صدر مسٹر آئزن ہاور کی حمایت حاصل ہے۔

ملک کی معاشی حالت پر پارلیمنٹ میں بحث کا مطالبہ

کراچی ۲۷ر اکتوبر۔ پاکستان فیڈریشن آف چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز کے صدر مسٹر جی الانہ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ ملک کی معاشی حالت پر پارلیمنٹ میں بحث کے لئے کچھ دن مقرر کرے۔ مسٹر الانہ نے کہا ہے۔ کہ اس طرح ملک کے مختلف حصوں کے رہنماؤں کو حالات پر غور کرنے اور حکومت کے سامنے اپنی تعمیری تجاویز پیش کرنے کا موقع مل جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ملک کی معاشی حالت اتنی نازک ہے۔ کہ اس کا حقیقت پسندی اور ہمت سے مقابلہ کیا جانا چاہیئے۔ سخت درآمدی پالیسی سے غیر ملکی زرمبادلہ کی پوزیشن قدرے سدھر گئی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ان پابندیوں کی وجہ سے عام اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ اور بے روزگاروں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ حالات بہت خراب ہیں اور اگر معاشی حالت اور خراب ہوئی۔ تو اس کے نتائج تباہ کن ثابت ہوں گے۔

کراچی ۲۷ر اکتوبر۔ برطانوی ناظم الامور ڈاکر جی کنٹربیٹی نے سندھ کراچی مہاجر لورڈ کے تعمیر کئے مکانات

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ہوائی ڈاک

خصوصی لفافوں اور پوسٹ کارڈوں کا اجراء

کراچی ۲۷ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ چونکہ "آل اپ" اسکیم کے تحت مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان خطوط اور پوسٹ کارڈ صرف ہوائی جہاز کے ذریعے بھیجے جاتے ہیں۔ اس لئے پاکستان کے ان دونوں حصوں کے درمیان ترسیل کی غرض سے ہوائی ڈاک کی خصوصی اسٹیشنری مہیا کرنے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ ہوائی ڈاک کی اس خصوصی اسٹیشنری میں حسب ذیل اشیاء شامل ہیں۔ (۱) ہوائی ڈاک کے لفافے دو آنے فی لفافہ۔ (۲) ہوائی ڈاک کے عام پوسٹ کارڈ ایک آنہ فی پوسٹ کارڈ (۳) ہوائی ڈاک کے عام جوابی پوسٹ کارڈ دو آنے فی پوسٹ کارڈ۔ (۴) سرکاری ایرمیل پوسٹ کارڈ ایک آنہ فی پوسٹ کارڈ۔ ایرمیل کی نئی اسٹیشنری کی فروخت یکم دسمبر ۱۹۵۳ء سے ڈاکخانوں میں شروع کر دی جائے گی۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ایک پوسٹ کارڈ کی قیمت ایک آنہ ہے۔ جس میں ڈاک اور ہوائی فیس شامل ہے۔ اس لئے ہوائی ڈاک کے نئے پوسٹ کارڈوں پر جو مذکورہ بالا تاریخ سے جاری کئے جائیں گے مزید ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ بشرطیکہ وہ غیر رجسٹری شدہ بھیجے جائیں۔ اس طرح ہوائی ڈاک کے لفافوں کی قیمت ۲ فی لفافہ ہوگی۔ جس میں سارا محصول ڈاک اور ہوائی فیس شامل ہے۔ بشرطیکہ یہ خط غیر رجسٹری شدہ ہو۔ اور اس کا وزن ایک تولہ سے زیادہ نہ ہو۔

روئی کی پیداوار کی پالیسی پر نظر ثانی

مرکزی روئی کمیٹی کا دو روزہ اجلاس

کراچی ۲۷ر اکتوبر۔ خان عبدالقیوم خاں کی زیر صدارت پاکستان مرکزی کاٹن کمیٹی کا دسواں اجلاس ۱۶ اور ۱۷ر نومبر ۱۹۵۳ء کو کراچی میں ہوگا۔ اس اجلاس میں روئی کی عالمی صورت حال کی روشنی میں روئی کی پیداوار کی پالیسی پر نظر ثانی کی جائے گی۔ اس اجلاس میں ملک میں روئی کی بڑھتی ہوئی کھپت کے پیش نظر روئی کی پیداوار کی انتہائی حدوں پر نظر ثانی کرنے اور پاکستانی روئی کو بیرونی ممالک میں مقبول بنانے کے وسائل پر بھی غور کیا جائیگا۔ ان وسائل میں اس موضوع پر ایک دستاویزی فلم بنانا بھی

ٹریفک پولیس نے دستوریہ کے ممبروں کو اسمبلی کی طرف جانے سے روک دیا

وزیروں کیلئے ٹریفک بند کرنا غیر اسلامی ہے۔ پولیس کے رویہ پر شدید احتجاج

کراچی ۲۷ ر اکتوبر:- ٹریفک پولیس نے شہر میں عوام کے لئے جو دقتیں پیدا کر دی ہیں۔ اور ٹریفک کو جس قدر مشکل بنا دیا ہے۔ اس کا شکار آج دستور ساز اسمبلی کے ممبر بھی ہوئے۔ آج حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر سریش چندر چٹو پادھیا اور کئی دیگر ممبروں نے پولیس کی زیادتیوں کے خلاف احتجاج کیا۔ صدر نے اس بات کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی کو ہدایت کی کہ وہ اس معاملہ میں فوری کارروائی کریں۔ حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر سریش چندر چٹو پادھیا نے کہا کہ ہم اس اسمبلی کے اس اجلاس میں شرکت کے لئے دس بجے بیس منٹ پر روانہ ہوئے۔ سٹار ہوٹل کے قریب گارڈی پولیس والوں نے جعفر چیمبرز کے قریب روک دی گئی۔ ہم دوسری طرف انگلس روڈ پر گئے تو وہاں بھی گاڑی روک دی گئی حالانکہ موٹروں کو جانے دیا جا رہا تھا۔ لہذا ہم اپنے ہوٹل پر واپس آ گئے۔ اگر ممبران اسمبلی کے لئے کوئی راستہ نہ کھولا جائے گا تو ہم کس طرح یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ نہ معلوم اگر ٹریفک بند ہے اس وقت کوئی شخص گذرنے والا تھا۔ یہیں ہماری دنیا میں ٹھیرا ہوں۔ لیکن اس طرح ٹریفک بند کہیں نہیں کی جاتی۔ اگر آئندہ اس کا تدارک نہ کیا گیا۔ تو ہم اس وقت تک ہوٹل سے نہ چلیں گے جب تک یہ نہ بتایا جائے کہ ہم کون سے راستے سے آئیں۔ مسٹر گندو نے کہا کہ بات انتہائی غیر اسلامی اور غیر جمہوری ہے کہ گورنر جنرل اور وزراء کے لئے ٹریفک بند کر دی جائے۔ اور گھنٹوں تک ٹریفک رکا رہے۔ وزیر داخلہ مسٹر گورمانی نے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ وہ پوچھ کر بتائیں گے۔ صدر نے کہا کہ اس بات کا تدارک کیا جانا چاہیئے۔ ڈاکٹر محمود حسن نے کہا کہ انگلس روڈ پر ایک طرف ٹریفک چلتا ہے۔ مسٹر کامینی کمار دتا نے کہا کہ وہ ٹیکسی میں آتے ہیں۔ لیکن اعلیٰ افراد کی کاروں کو جانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ مسٹر عبد المجید نے کہا کہ اس کو روکا جانا چاہیئے۔ بیگم شائستہ اکرام اللہ نے کہا کہ یہ بات غیر اسلامی ہے اور اس کا تدارک ہونا چاہیئے۔ مسٹر عبد المنعم خان نے بھی ایسی ہی شکایت کی۔ صدر نے کہا کہ یہ شکایت نہایت افسوسناک ہے۔ اور اس کا تدارک ہونا چاہیئے۔

کراچی لیگ عاملہ نے کونسل کے جلسہ میں ہنگامہ کی تحقیقات کا حکم دیدیا

صوبائی لیگ کے آئین پر غور کرنے کیلئے سیلیکٹ کمیٹی مقرر کر دی گئی

کراچی ۲۷ ر اکتوبر:- کراچی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے آج شام اپنے ایک جلسہ عام میں تین افراد پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو ۱۸ ر اکتوبر کے لیگ کونسل کے جلسے میں ہنگامہ کرنے والے ممبروں کے خلاف تحقیقات کے بعد دس دن کے اندر اندر ان کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کے متعلق سفارشات کرے گی۔ کمیٹی میں مسٹر ایم ایس اے سہیل۔ مسٹر ایس۔ ایم جمیل۔ ملک شریح الدین۔ مسٹر عبد الحی عباسی اور مسٹر ہاشم لائی شامل ہیں۔ مجلس عاملہ نے پاکستان مسلم لیگ کونسل کے ان ممبروں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے کراچی کو صوبہ بنانے کے مطالبہ کی حمایت کی۔ اور فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسٹر نور الامین۔ ملک فیروز خان نون۔ خان عبد القیوم خان۔ میر غلام علی تالپور اور قاضی عیسیٰ کو شکریہ کے خطوط بھیجے جائیں۔ تاکہ وہ اپنے صوبہ کے کونسلروں کا کراچی لیگ کے مطالبے کی تائید پر شکریہ ادا کریں۔ مجلس عاملہ نے کراچی مسلم لیگ کی طرف سے کراچی کو صوبائی درجہ دینے کے سلسلہ میں ممبران لیگ اسمبلی پارٹی اور حزب اختلاف کے ممبروں کو ایک عرضداشت بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ عرضداشت جنرل سیکرٹری مسٹر محسن صدیقی تیار کریں گے۔

اس کے علاوہ ایک وفد مرکزی وزراء اور ممبران دستور یہ سے مل کر ان کو کراچی کے مطالبے سے آگاہ کرے گا۔ مجلس عاملہ نے صوبائی مسلم لیگ کے آئین کے مسودہ پر جو مسٹر محسن صدیقی نے پیش کیا تھا غور کیا اور ایک سیلیکٹ کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو مسودہ پر غور کر کے ۳۰ ر اکتوبر تک آئین مکمل کرے گی۔ مسٹر عبد الحی عباسی۔ مسٹر سہیل قاضی۔ افتخار علی۔ ملک شریح الدین۔ محمد سلیمان جان اس کمیٹی کے رکن اور مسٹر محسن اس کے کنوینر ہیں۔ مجلس عاملہ نے وارڈ لیگوں کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ جب تک آئین منظور نہ ہو جائے کوئی پرائمری لیگیں نہ بنائیں ورنہ ان کو تسلیم نہ کیا جائے گا۔

قافلہ الصار الحسین نجف سے کربلا پہنچ گیا

کراچی ۲۷ ر اکتوبر: نجف سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مسلمانوں کا جو قافلہ نجف سے حضرت امام حسینؓ کے مزار تک پیدل روانہ ہوا تھا۔ وہ اسی میل کا یہ صحرائی علاقہ جس پر پانی نہیں ملتا سات روز میں طے کر کے مزار پر پہنچ گیا ہے۔ جہاں اس قافلے کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ اس قافلے میں پانچ سو زائرین ہیں۔ جن میں سے دو سو پاکستانی ہیں۔ جب زائرین کا یہ قافلہ شہر میں داخل ہوا تو اس روز تمام اسکول اور تجارتی ادارے بند تھے اور پوری آبادی سڑک کے دونوں طرف زائرین کے استقبال کے لئے جمع تھی۔ شہر میں کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد حضرت امام حسینؓ کے مزار پر گئے۔ جہاں وہ چہلم تک قیام کریں گے۔ اس قافلے میں ۱۲ ملکوں کے مسلمان شامل ہیں۔ اور اس قافلہ کو "قافلہ انصار الحسین" کا نام دیا گیا ہے۔

—— لاہور ۲۷ ر اکتوبر: فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے سامنے آج پھر مولانا اختر علی خان کو جرح کے لئے طلب کیا گیا ان پر کل بھی جرح ہو گی۔ عدالت نے آج مسٹر محمد باقر کا بیان بھی قلمبند کیا۔

بھارت میں مسلم لیگ کی تنظیم کو روکا جا رہا ہے

۵ کروڑ مسلمانوں کو متحد ہونے کا مشورہ

پال گھاٹ (مدراس) ۲۷ ر اکتوبر: پرسوں ہونے والے اجلاس میں پال گھاٹ مسلم لیگ پولیٹیکل کانفرنس نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اقلیتوں کو جداگانہ انتخاب کا حق دیا جائے۔ کانفرنس نے مسلمانان بھارت کو مسلم لیگ سے وابستہ رہنے پر مبارکباد دی۔ ایک قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ جداگانہ انتخاب صرف مسلمانوں ہی کے فائدے کی چیز نہیں ہے بلکہ تمام ملک کی خوشحالی اور ترقی کے لئے اور سیاسی فتح مندی کا انحصار اسی پر ہے۔ کانفرنس میں افسوس کا اظہار کیا گیا۔ کہ فرقہ پرست جماعتیں مسلم لیگ کو فرقہ وار جماعت بتا کر عوام کے جذبات کو ابھار رہی ہیں۔ حالانکہ مسلم لیگ حکام سے تعاون کر رہی ہے۔ مسلم لیگ مسلم آبادی کے سیاسی۔ ثقافتی۔ تعلیمی اور مذہبی حقوق کا تحفظ چاہتی ہے۔ سید عبد الرحمن بفقیا کی تھنگل نے اپیل کی۔ کہ تمام مسلمان حکومت سے تعاون کریں۔ کمیونزم سے دور رہیں اور مسلم لیگ کو مضبوط کریں۔ علی گڑھ میں ۳۰ ر اکتوبر کو جو مسلم کانفرنس ہو گی۔ اس کے کنوینر مسٹر ایم ایم بشیر نے کہا۔ کہ ۵ کروڑ مسلمان بھارت میں ہیں۔ اگر یہ منظم ہو جائیں۔ تو قوم کا اہم سرمایہ بن جائیں۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ مالابار اور جنوبی بھارت کے مسلمان مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔ شمالی بھارت میں مسلم لیگ کو فرقہ وارانہ جماعت کہہ کر منظم ہونے سے روکا جا رہا ہے۔ اسلام مذہبی جمہوریت کا مخالف نہیں ہے مومن کانفرنس جیسی چھوٹی سی مسلم جماعت کو حکومت مالی امداد دیتی ہے۔ یو۔پی میں تنظیم نہ ہونے کے سبب مسلمان دو باتیں کھو چکے ہیں۔ اپنا منظم ادارہ اور اپنی زبان اردو۔ مسٹر بشیر نے کہا کہ حکومت اسکولوں میں مذہبی تعلیم پر عائد کردہ پابندی اٹھا لے۔ مسٹر آزاد اور میں افسوس کا اظہار کیا گیا۔ کہ کانگریس کے مقابلے میں حکومت دوسری سیاسی جماعتوں سے یو۔پی میں امتیازی سلوک کر رہی ہے۔ اور اردو سے بے انصافی برتی جا رہی ہے۔ پنڈت نہرو کا مشورہ مان کر حکومت اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرے۔ نیز جو طلباء کی مادری زبان اردو ہے۔ حکومت ان کی تعلیم کے لئے سہولت مہیا کرے۔

صاحبزادہ کو مسٹر غلام محمد پیرس سے امریکہ کے نیم سرکاری دورے پر روانہ ہوں گے۔ جہاں وہ صدر امریکہ آئزن ہاور سے ملاقات کریں گے۔

ترکی میں برق آبی کے منصوبہ پر

کام شروع ہو گیا

انقرہ (ترکی) ۲۷ ر اکتوبر:- ترکی میں اس ہفتہ دریائے سیحان کی آب پاشی اور بجلی کے منصوبہ پر کام شروع ہو گیا۔ اس منصوبہ پر کل ساڑھے تین کروڑ ڈالر صرف ہوں گے۔ منصوبہ ۱۹۵۶ء میں مکمل ہو گا۔ اس کے ذریعہ ہر سال ۲۸ کروڑ ۴۰ لاکھ کیلوواٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔

امریکی بینکر کی وزیر مالیات سے

ملاقات

ڈھاکہ ۲۷ ر اکتوبر: مسٹر جیکسن تائب صدر چیس نیشنل بنک نیو یارک نے مسٹر محمد علی وزیر مالیات و امور اقتصادی امور سے ملاقات کی۔

—— کراچی ۲۷ ر اکتوبر: سالیٹ انڈیز میں برطانوی بحریہ کا جنگی جہاز "سیلون" کل صبح بمبئی سے یہاں آ رہا ہے۔ سکہ بندھا دیا کہ پاکستانی بحریہ کے ساتھ بحری مشق ہو ...

بدایونی کراچی جیل میں واپس آ گئے

کراچی ۲۷ ر اکتوبر:- مولانا عبد الحامد بدایونی کو لاہور جیل سے پھر کراچی سنٹرل جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ انہیں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے سامنے بیان دینے کے لئے لاہور بھیجا گیا تھا۔

گورنر جنرل غلام محمد صدر فرانس

سے ملیں گے

پیرس ۲۷ ر اکتوبر:- گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد آج رات فرانس کے دو روزہ نیم سرکاری دورے پر پیرس پہنچ گئے۔ توقع ہے کہ وہ یہاں فرانس کے صدر ونسنٹ اوریل سے بھی ملاقات کریں گے۔

۲ے گا۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں بعض سابق اور موجودہ وزراء کے بیانات بھی قلمبند کئے جائیں گے

لاہور ۲۷ر اکتوبر۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی کمیٹی نے ۹ر نومبر سے ۸ر دسمبر تک خواجہ ناظم الدین چودھری محمد ظفر اللہ خاں۔ مسٹر مشتاق احمد گورمانی۔ مسٹر سردار بہادر خاں۔ مسٹر چندریگر۔ سردار نشتر اسکندر مرزا اور مولانا (حتشام الحق) کے بیانات قلمبند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے پیش ہونیوالے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کو عدالت نے حکم دیا۔ کہ وہ بتائیں کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کے لئے کس تاریخ کو بیان دینا ممکن ہو سکے گا۔ عدالت نے ۳۱ر اکتوبر تک کی میعاد افسروں کے داخل کردہ بیانات دیکھنے کے لئے مقرر کردی ہے۔ میاں ممتاز دولتانہ کے بیان قلمبند کرنے کی تاریخ بعد میں بتائی جائیگی۔ لیکن ۱۰، ۱۱، اور ۱۲ نومبر کو وہ آٹھ آدمی بیان دیں گے۔ جن کے ممتاز دولتانہ نے نام دیئے ہیں۔ دولتانہ وزارت کے سابق وزراء چودھری محمد حسین چٹھہ۔ صوفی عبد الحمید سید علی حسین گردیزی۔ اور چودھری فضل الٰہی کے بیانات ۱۰ر نومبر کو ہوں گے۔ دوسرے روز میر نور احمد اور جنرل سکرٹری آل پاکستان مسلم لیگ کے بیانوں کے بعد سردار عبد الحمید خاں دستی اور سردار محمد خاں لغاری کے بیانات قلمبند کئے جائیں گے۔ آج مولانا اختر علی خاں کو دوسری بار اور مسٹر باقر خاں کو پہلی بار حاضر عدالت کیا جائیگا۔ مسٹر شفیع۔ خواجہ نذیر احمد اور نوابزادہ اصلاحی کی شہادت ۸ر اکتوبر کو ہوگی۔ مفتی سیاح الدین اور سید مشتاق اسحاق کے بیانات ۳۱ر اکتوبر اور کیپٹن محمد حنیف اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس عبد الکریم کے بیانات ۳۰ر اکتوبر کو ہوں گے۔ ۹ سول اور ملٹری افسران جن میں میجر جنرل محمد اعظم خاں ناظم اعلیٰ مارشل لاء بھی شامل ہیں۔ ۳ نومبر کو بیان دیں گے۔ ان کے علاوہ دیگر آٹھ افسروں کے بیانات بھی آئندہ ہفتے قلمبند کئے جائیں گے۔

متروکہ جائیدادوں کے سوال پر بھارت کا احتجاج

نئی دہلی۔ ۲۷ر اکتوبر۔ ایک بھارتی اخبار نے معتبر ذرائع کے حوالے سے یہ خبر دی ہے۔ کہ بھارت سرکار عنقریب حکومت پاکستان سے اس پر شدید احتجاج کریگی۔ کہ ابھی تک اس نے متروکہ جائیدادوں کے متعلق بین المملکتی سمجھوتہ کی توثیق کیوں نہیں کی۔ اس اخبار نے لکھا ہے۔ کہ اس احتجاج میں حکومت پاکستان پر زور دیا جائیگا۔ کہ وہ متروکہ جائیدادوں کا تنازعہ طے کرنے کی غرض سے مزید بات چیت میں حصہ لے۔

خاتون پاکستان سے قائم مقام گورنر جنرل کی ملاقات

کراچی ۲۷ر اکتوبر۔ پاکستان کے قائم مقام گورنر جنرل میاں عبد الرشید نے آج شام خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح سے ان کی قیامگاہ پر ملاقات کی۔

خیرپور کو تیس انتخابی حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا
کسی طبقے کیلئے نشستیں مخصوص نہیں ہونگی

خیرپور ۲۷ر اکتوبر۔ دستور ساز اسمبلی کے سیکرٹری مسٹر ایم۔ بی احمد نے ریاست خیرپور میں انتخابی حلقوں کی از سر نو تقسیم کے متعلق جو آخری رپورٹ پیش کی ہے۔ اس کے تحت ریاست میں ۳۰ انتخابی حلقے ہونگے۔ انہوں نے اپنی پہلی رپورٹ دینے کے بعد اعتراضات پوچھے تھے۔ اب ان اعتراضات پر غور کرنے کے بعد انہوں نے اپنی آخری رپورٹ پیش کی ہے۔ ہر حلقے میں ایک نشست ہوگی۔ اور کسی طبقہ کے لئے کوئی نشست مخصوص نہیں ہوگی۔

پاکستان میں ملائیانہ عصبیت پھیل جانے کا خطرہ!

بمبئی ۲۷ر اکتوبر۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا بمبئی کے نمائندے نے کراچی سے اطلاع دی ہے کہ پاکستان کو اسلامی جمہوری حکومت بنانے کے خیال پر پاکستان کے ترقی پسند مسلمان یہ خیال کرتے ہیں کہ اس فیصلہ میں ملائیت کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ اب پاکستان کا رُخ ملائیت کی طرف ہو گیا ہے۔ اور اس فیصلہ کے بعد پاکستان مذہبی عصبیت کا شکار ہو جائے گا جس سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے۔ کہ پاکستان کے عوام میں کوئی ذہنی انقلاب رونما ہو۔ یہ فیصلہ قائد اعظم کی منشاء کے ماتحت نہیں ہوا۔ جنہوں نے قیام پاکستان کے بعد یہ کہا تھا۔ کہ پاکستان کے تمام باشندے ہر اعتبار سے مساوی ہیں۔ اور ان میں مذہب کی رو سے کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔

— قاہرہ ۲۷ر اکتوبر۔ آج مصری وزیر مواصلات کے حکم سے ڈائرکٹر جنرل پوسٹ آفس مسٹر امین حافظ ڈائرکٹر جنرل ٹرانسپورٹ سروسز مسٹر محمد عارف الواعظ، ڈائرکٹر جنرل پبلک ورکس جنرل احمد شاکر اور ڈائرکٹر ریڈیو مصر فرید ذوالفقار کو معطل کر دیا گیا نیز کرنل کمال الرحمٰن کو غیر معینہ عرصہ کے لئے رخصت پر بھیج دیا گیا ہے۔

جنگی جہاز "سیلون" کراچی پہنچ گیا

کراچی ۲۸ر اکتوبر: سالسبٹ انڈیز میں برطانوی بحریہ کا جنگی جہاز "سیلون" آج صبح بمبئی سے یہاں پہنچ گیا۔ یہ جہاز پاکستانی بحریہ کے ساتھ بحری مشق میں حصہ لے گا۔

کراچی میں اہم اشیاء کی تقسیم۔ سپلائی اور قیمتوں پر کنٹرول کا بل منظور کر لیا گیا

کراچی ۲۷ر اکتوبر۔ پاکستان پارلیمنٹ نے کراچی میں اہم اشیاء کی تقسیم سپلائی اور قیمتوں پر کنٹرول کا بل ترمیمات کے ساتھ پاس کر دیا۔ اس بل پر کافی بحث ہوئی۔ آج بھی بل کی تیسری خواندگی کے دوران سیٹھ سکھدیو اور مسٹر احمد جعفر نے مؤثر کنٹرول کے لئے ایک عمدہ مشینری کے قیام کا مطالبہ کیا۔ پارلیمنٹ نے تین اور سرکاری بل بھی پاس کئے۔ جو وزیر خزانہ چودھری محمد علی نے پیش کئے تھے۔

ان میں سے ایک بل کا مقصد نیشنل بنک کے ملازمین کو تعمیر مکانات کے لئے قرضے دینے کا اختیار حاصل کرنا ہے۔ اور ایک اور بل کا مقصد اسٹیٹ بنک کے پانچ سو سے زائد حصص کسی ایک فرد کو نہ دیئے جانے کی پابندی ہٹانا ہے۔ وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے کراچی میں خیراتی اور پرائیویٹ عطیات جمع کرنے پر کنٹرول عائد کرنے اور ایسے عطیات کی رقوم کے حسابات کی چیکنگ کے اختیارات حاصل کرنے کے لئے ایک بل پیش کیا۔ جو پاس ہو گیا۔ ممبروں نے بل کی حمایت کرتے ہوئے ایسے عطیات کے بے جا تصرف کی روک تھام کو درست قرار دیا۔ مسٹر دھریندر ناتھ دتا نے مطالبہ کیا۔ کہ جو لوگ عوام کو دھوکہ دیکر رقم وصول کرتے ہیں۔ اور اس کا بے جا تصرف کرتے ہیں۔ ان کو سخت سزا ملنی چاہیئے۔

سرحد کے کئی سابق لیگی پھر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے

پشاور ۲۷ر اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے پاکستان مسلم لیگ کا صدر منتخب ہونے پر پرانے مسلم لیگیوں نے دوبارہ مسلم لیگ میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آج شام ان کارکنوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ اور سرحد کے وزیر اعلیٰ مسٹر عبد الرشید کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ آج جن لوگوں نے دوبارہ مسلم لیگ میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں خان فدا محمد خاں مسٹر رحیم بخش غزنوی اور بیگم شیریں وہاب بھی شامل ہیں۔

کشمیر کی رضا کار فوج کی نگرانی بھی حکومت کشمیر سے بھارت نے چھین لی

بمبئی ۲۷ر اکتوبر۔ اخبار فری پریس جرنل کے نمائندہ دہلی نے اطلاع دی ہے۔ کہ حکومت ہند جلد ہی ریاست کشمیر کی رضا کار فوج کی نگرانی اپنے قبضہ میں لے رہی ہے۔ اور اب اسکی تربیت اور نگرانی کا فرض حکومت ہند ہی انجام دے گی۔ یاد رہے۔ اس سے پہلے ان کی نگرانی کا کام کشمیر کی حکومت کیا کرتی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے، بخشی غلام محمد جلد ہی نئی دہلی آ رہے ہیں۔ جہاں حکومت ہند سے ہند میں کشمیر کے مکمل مالی الحاق پر بات چیت کی جائے گی۔ اور اس طرح کشمیر کی حکومت مکمل طور پر بھارت کی مالی غلامی میں آ جائے گی۔

پاکستانی بحریہ کو ایڈمرل جیفرڈ کا خراج تحسین

لندن ۲۷ر اکتوبر۔ بدھ کے روز یہاں پاکستان سوسائٹی کی ایک میٹنگ میں شاہی پاکستانی بحریہ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے پاکستانی بحریہ کے سابق اعلیٰ کمانڈر وائس ایڈمرل جے ڈبلیو جیفرڈ نے پاکستانی بحریہ کے افسروں اور دیگر عملہ کو خراج تحسین پیش کیا یاد رہے کہ موصوف ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے وقت سے اس سال تک پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف رہ چکے ہیں۔ اپنی تقریر میں ایڈمرل جیفرڈ نے ان مشکلات اور مسائل کا ذکر کیا۔ جو پاکستانی بحریہ کے قیام کے وقت پیش آئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس وقت ہمارا سب سے بڑا کام یہ تھا۔ کہ ہمارے پاس جو جہاز تھے ہم ان کے لئے موزوں آدمی مہیا کریں۔ تاکہ ان جہازوں کا کام جاری رہے۔ ہمارے پاس دو بڑی چیزیں تھیں جن میں سے ایک اعتماد تھا پاکستان کے قیام کے وقت پاکستانی بحریہ میں اعتماد اور ضبط و نظم تھا میں نے ایسا اعتماد اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا ہر ایک میں جوش و خروش کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ اعتماد و جوش و خروش بڑی ہمت کا باعث بنا۔ اور یہ برطانوی افسروں کو متاثر کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس سے وہ برطانوی افسر خصوصیت کے ساتھ متاثر ہوئے جو پہلے شاہی ہندوستانی بحریہ میں کام کر چکے تھے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں متعدد مشکلات پر قابو پا لیا گیا تقریر جاری رکھتے ہوئے ایڈمرل جیفرڈ نے کہا۔ کہ ہمارے پاس دوسرا قابل فخر اثاثہ خان لیاقت علی خان کی ذات گرامی تھی۔ وزیر دفاع کی حیثیت سے ہم ان سے جس وقت بھی مشورہ طلب کرتے وہ ہمیں اپنے انتہائی مفید مشورے دیتے۔ عظیم شخصیتوں کی طرح ان میں وہ جوہر تھا۔ کہ وہ متعدد زیر غور مسائل سے اپنی توجہ ہٹا کر اس مسئلہ پر اپنی پوری توجہ مرکوز کر دیتے جو ہم ان کے سامنے رکھتے اور بہت جلد اپنا فیصلہ بتا دیتے۔ ایڈمرل موصوف نے کہا۔ کہ یہ دو اثاثے ایسے تھے جن سے ابتر حالات کو نظم و ضبط میں بدل دیا گیا۔